یہ کہنا کہ ہم اپنے ۵۲ سالہ موقف سے ہٹ کر بھی آگے جانے کیلئے تیار ہیں (جو کہ امریکہ کی عین منشا ہے)۔ اسی طرح امریکہ کے دباؤ پر افغانستان پر حملہ کرنے کیلئے پاکستان کی زمین اور اسکی حدود استعمال کرنے کی اجازت دینا اور ستمبر سے پہلے سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنا یہ ایسے متوقع جرائم ہیں کہ مسلم لیگ اور اسکی قیادت کو ملک و ملت کبھی بھی معاف نہیں کرے گی۔ ان جرائم کا بدلہ لینا کل کے اسلامی انقلاب کی پہلی ترجیح ہوگی۔ حیف کہ پاکستانی قوم بھی ایک اور یاسر عرفات جیسے غدار کو بر سر اقتدار لائی۔ جس نے محاذ کی فتح کو مذاکرات کی میز پر ہار دیا۔ اس لیے کہ نواز شریف کو اقتدار زیادہ عزیز ہے۔ اس سوداگر کو شہیدوں کا خون بیچنے پر انشاء اللہ قدرت کی طرف سے ضرور کڑی سزا ملے گی۔ کہ شہیدوں کا خون کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ وزیراعظم ایک طرف ایٹمی دھماکے کرتے ہیں، یوم تکبیر مناتے ہیں، فتح و ظفر کے بڑے بڑے اپنی تصویروں والے سائن بورڈ لگاتے ہیں۔ اور علامہ اقبالؒ کے انقلابی اشعار پڑھتے ہیں۔ کہ

؎ اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی　　جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

لیکن نواز شریف نے حمیت، شجاعت، غیرت، عزیمت اور شہادت کے برعکس گندم اور چینی کو فوقیت دی۔ شاید اس لیے کہ　ع　کرگس کا جہاں اور ہے شاہین کا جہاں اور

اس نے شیر کی ایک دن کی بہادرانہ زندگی پر گیدڑ کی سو سالہ بزدلانہ زندگی کو ترجیح دی۔ اور اپنے طائر لاہوتی کے پر پرزے ایسے کاٹے کہ شاید ہی اب یہ پرواز کے قابل ہو سکے۔

جعفر از بنگال و صادق از دکن　　ننگ ملت ننگ دیں ننگ وطن

ایں نوازے راببیں از ملک پاک　　کرد قومے را ذلیلے در زمن

افغانستان اور عالم اسلام کے عظیم ہیرو اسامہ بن لادن پر امریکی جارحیت کا خطرہ

امت مسلمہ ابھی کو سوو کے بحران اور کشمیر میں حکومت پاکستان کی شکست کے زخم چاٹ رہی تھی کہ عالمی امن کے ٹھیکیدار امریکہ کی جانب سے ایک نئی آزمائش اور افتاد مسلمانوں پر مسلط

کی جارہی ہے۔ کچھ عرصہ سے یہ خبر گرم ہے کہ امریکہ دوبارہ افغانستان پر اسامہ بن لادن کی آڑ میں بھرپور حملہ کرنے والا ہے۔ اس مقصد کیلئے اس کے تین بحری بیڑے گوادر میں لنگرانداز ہو گئے ہیں۔ اور کئی امریکی کمانڈوز خصوصاً ایف بی آئی اور سی آئی اے کے ایجنٹوں کے ذریعے آئندہ چندروز میں ایک بڑا خوفناک آپریشن شروع ہونے والا ہے۔ اور کئی ایجنٹ افغانستان میں داخل ہو چکے ہیں۔ اسی طرح امریکی حکومت نے چندروز قبل طالبان حکومت پر اقتصادی اور دیگر نوع کی پابندیاں بھی عائد کردی ہیں۔ اور اب یہ کوشش زوروں پر ہے کہ حکومت پاکستان بھی امریکی دباؤ کے نتیجے میں طالبان پر ہر قسم کی تجارتی پابندیاں عائد کردے۔ اس سلسلے میں زیادہ دباؤ سمندری تجارت پر ڈالا جارہا ہے۔ کیونکہ افغانستان کی ۸۰ فیصد تجارت پاکستان کے راستے سے باہر کی دنیا کے ساتھ ہوتی ہے۔ امریکہ کو یہ جرأت نواز شریف کی حالیہ کارگل محاذ پر بزدلی کا مظاہرہ کرنے پر ہوئی ہے۔ کارگل پر امریکی دباؤ قبول کرنے کے بعد اب طالبان سے تعلقات ختم کرنے کیلئے کہا گیا ہے اس کے بعد ستمبر میں سی ٹی بی ٹی پر پاکستان سے دستخط کرائے جائینگے۔ پھر سب سے اہم مسئلہ دینی مدارس کے کردار کو کم کرنے کا ہے۔ امریکی صدر نے نواز شریف کو اسی لیے ملاقات سے نوازا کہ اس ملاقات میں عالم اسلام کے خلاف بڑی سازشیں تیار کی گئیں۔ اور جس میں مرکزی نکتہ اسامہ بن لادن کی شخصیت تھی۔ کہ حکومت پاکستان اس کو ہر حالت میں گرفتار کرنے میں مدد دے۔ اسامہ بن لادن عالم اسلام کا سرمایہ افتخار اور بیسویں صدی کا عظیم مجاہد اور ہیرو ہے۔ اس کا کوئی جرم اب تک امریکہ ثابت نہ کرسکا۔ بجز اس کے وہ صرف استعماری طاقتوں کا تسلط' سرزمین حجاز اور عالم اسلام پر نہیں چاہتا۔ کل تک افغانستان میں روس کے خلاف جدوجہد کرنے پر اسامہ بن لادن امریکہ کا منظور نظر تھا اور ایک عظیم مجاہد کے طور پر امریکہ اسے پیش کررہا تھا۔ اس لیے کہ وہ روس جیسے استعمار کے خلاف جہاد میں مصروف تھا۔ اب اسی اصول اور اسی جذبہ کے تحت وہ امریکی سامراج کے خلاف نبرد آزما ہے۔ وہ صرف یہ کہتا ہے کہ سرزمین حجاز اور میرے ملک سعودی عرب سے امریکہ اور اسکے اتحادیوں کی فوج نکل جائے۔ اسامہ بن لادن نے کینیا اور تنزانیہ میں امریکی سفارتخانوں پر حملے نہیں کرائے تھے بلکہ یہ اسرائیل اور امریکہ نے مشترکہ طور مسلمانوں

کو بدنام کرنے کیلئے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کرائے۔ تاکہ اس آڑ میں اس عظیم ہیرو کو ختم کیا جائے۔ برسوں بعد تو عالم اسلام کو ایک صحیح اور مخلص قیادت نصیب ہوئی ہے۔ اب وہ بھی ہم سے چھیننے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ہم یہاں پر امریکہ اور برطانیہ سے کہتے ہیں کہ اگر وہ مسلمانوں کے ملی مجرم سلمان رشدی، تسلیمہ نسرین اور جنرل مالک وغیرہ کو ہمارے حوالے نہیں کرسکتا ہے تو وہ کس اصول پر اپنا نامزد کردہ "ملزم" مسلمانوں سے طلب کررہا ہے اور وہ بھی بزور شمشیر۔ محترم قارئین یہاں پر دو قیادتوں کا کردار دنیا کے سامنے واضح ہوا ہے۔ ایک میاں نواز شریف جو ایک بہت بڑے اسلامی ایٹمی ملک کے وزیراعظم ہیں جو صدر بل کلنٹن کی ایک جنبش ابرو پر ملک وملت اور اپنے ایمان تک کو تج دینے پر تیار ہیں۔ اور دوسرا کردار ایک لٹے پٹے ملک افغانستان کے فقیر منش بوریا نشین، غیرت وحمیت کے کوہ گراں ملا محمد عمر کا ہے جو آئے روز امریکہ کی سپر طاقت سمیت پورے عالم کفر کو للکارتا ہے۔ صدر کلنٹن کی تازہ اقتصادی پابندیوں کی ملا محمد عمر نے کوئی پروا نہیں کی اور اس نے کہا ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا اور ایک گلاس پانی ہی ہماری کل متاع ہے۔ اس کے علاوہ امریکہ ہم پر کیا پابندیاں عائد کرے گا۔ ملا محمد عمر کی اس قلندرانہ جرأت پر ہندوستانی شاعر محمد عمر مست کا شعر یاد آرہا ہے کہ شاید اس نے اسی قلندر کیلئے یہ شعر کہا تھا کہ ؎

دنیا کی لذتوں سے غرض کیا فقیر کو   نانِ جویں ہمارے لیے شیر مال ہے

اور میں کبھی بھی اپنے عظیم مجاہد بھائی کو امریکہ کے حوالے نہیں کروں گا۔ اسی کردار کے باعث صدر کلنٹن نے گذشتہ ہفتہ کانگریس کے اراکین سے کہا ہے کہ پوری دنیا میں امریکی سفارتکاروں کی راتوں کی نیند اڑ چکی ہے۔ مجھ اور ہیلری پر اسامہ بن لادن اور طالبان کا خوف دن رات سوار رہتا ہے۔ یہ ہے اس مرد صحرائی اور مرد کوہستانی کی وجاہت اور دبدبے کا عالم کہ آج دنیا کی سپر طاقت اس سے لرزان اور ترسان ہے۔ جس طرح کہ ماضی میں قیصر اور کسریٰ کی سلطنتیں امیر المومنین حضرت عمرؓ کے خوف سے لرزہ براندام رہتی تھیں۔ ہم یہاں پر امریکہ اور نواز شریف پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر افغانستان اور اسامہ بن لادن پر حملہ ہوا تو اس کا جو بھی شدید رد عمل سامنے آیا ہم اس کی بھرپور سیاسی اور مذہبی انداز میں نہ صرف حمایت بلکہ صف اول میں موجود رہینگے۔ طالبان کی

اسلامی حکومت پر امریکہ اس لیے بھی ان دنوں حملہ کرنا چاہتا ہے کیونکہ وہ ان کے حلیف اور ایجنٹ مسعود اور شمالی اتحاد کے آخری سازشی گڑھ وادی پنجشیر پر کاری ضرب مومنانہ لگانا چاہتے ہیں۔ اگر مسعود کا لعنتی کردار افغانستان میں ختم ہو گیا تو پورا افغانستان امن و آشتی کا ایک جنت نظیر گہوارا بن جائے گا اور امریکہ کے تمام شیطانی منصوبے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم ہو جائینگے۔ اسامہ بن لادن اور طالبان حزب اللہ کی جماعت میں سے ہیں کامیابی اور سرخروئی ہمیشہ اسی جماعت کے حصہ میں آئی ہے۔

"الا ان حزب اللہ ہم المفلحون" اور ذلت و ناکامی حزب الشیطان کا مقدر ہے۔

ارادے جن کے پختہ ہو نظر جن کی خدا پر ہو تلاطم خیز موجوں سے وہ گھبرایا نہیں کرتے

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

آہ! حضرت مولانا عبداللہ کاکاخیلؒ کی جدائی

بر صغیر کے مشہور علمی اور تاریخی خانوادے کا آخری چراغ بھی گذشتہ ہفتہ باد فنا کی زد میں آکر ہمیشہ کیلئے بجھ گیا۔ ع اب انہیں ڈھونڈ چراغِ رخ زیبا لے کر

علم و دانش اور فکر و آگہی کے اس چراغ کا نام حضرت مولانا عبداللہ کاکاخیل رحمہ اللہ تھا۔ آپ کا خاندانی تعلق شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمہ اللہ کے اہم ترین اور معتمد شاگرد اور مخلص خادم اسیر مالٹا حضرت مولانا عزیر گل رحمہ اللہ سے تھا۔ آپ انکے بھتیجے تھے اور دار العلوم دیوبند کے مشہور اور ممتاز استاذ حضرت مولانا عبدالحق نافع گلؒ کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ان بڑی اور عظیم نسبتوں کے ساتھ ساتھ خود مولانا مرحومؒ بھی ایک گوہر یکتا تھے۔ آپ قدیم و جدید علوم سے نہ صرف آراستہ بلکہ ان میں ایک اتھارٹی سمجھے جاتے تھے۔ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی سے سند فراغت حاصل کی اور مدینہ یونیورسٹی سے بھی فیض یاب ہوئے ۔ اس کے علاوہ دیگر عصری علوم کی ڈگریاں انہوں نے اعلیٰ نمبرات کے ساتھ حاصل کیں۔ ابتدا ہی سے حضرت مولانا یوسف بنوری رحمہ اللہ کی خصوصی شفقتیں آپ کے شامل حال رہیں۔ اور آپکی زبردست علمی تربیت مولانا بنوری رحمہ اللہ کے طفیل ہوئی۔ مولانا بنوریؒ ان کی عربی دانی پر ہمیشہ فخر کرتے تھے۔